بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۷ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۔ ۵ محرم ۱۳۸۵ھ ۔ ۷ مئی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو دوپہر کے بعد سے کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسی نصیحتیں دوسروں کو مت کرو جن کے تم خود پابند نہیں

بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو اور اپنے فعل یا قول سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ

"دُنیا میں کبھی علم صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی عمل صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی قولِ صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی فعلِ صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی بنی نوع سے معاملہ پاک موجب نجات ہو جاتا ہے اور کبھی خدا سے معاملہ نیاک درد و دُکھ سے چھڑاتا ہے اور کبھی ایک درد دوسری دردوں کیلئے کفارہ ہو جاتی ہے۔

سچ کہو جھوٹ نہ بولو۔ بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرو اور اپنے فعل یا قول سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اپنی زندگی کو پاک رکھو غیبت نہ کرو اور کسی پر بہتان مت لگاؤ۔ نفسانی شہوات اپنے پر غالب نہ ہونے دو۔ کینہ اور حسد سے پرہیز کرو بغض سے اپنا دل صاف رکھو اپنے دشمن سے بھی وہ معاملہ نہ کرو جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ ایسی نصیحتیں دوسروں کو مت کرو جن کے تم خود پابند نہیں۔ معرفت کی ترقی میں لگے رہو۔ جہل سے دل کو پاک کرو۔ جلدی سے کسی پر اعتراض مت کرو۔

نفرت کرنے سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بھی بڑھتی ہے۔ محبت نفرت کو ٹھنڈا کر کے رفع کر دیتی ہے۔"

(پیغام صلح صد ۳۷)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۶ مئی۔ کل یہاں بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرت صحابہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں محترم صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ موسم کی خرابی کے باوجود احباب بہت بھاری تعداد میں شریک ہو کر مقررین کرام کی تقاریر سے مستفیض ہوئے۔

—● محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعصابی کمزوری اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

—● ربوہ ۶ مئی — مورخہ ۱۰ مئی بروز سوموار دوپہر ۱۱½ بجے جامعہ احمدیہ ہال میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری "بہائیت کی موجودہ حیثیت اور ان کا طریق کار" کے موضوع پر الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام ایک مقالہ پیش فرمائیں گے۔ احباب جماعت کثرت سے شامل ہو کر استفادہ فرمادیں۔

نائب الرئیس الجمعیۃ العلمیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رمئی ۱۹۶۵ء

غیر مبائعین دوستوں کو ایک مخلصانہ مشورہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقام کی اچھی طرح وضاحت کر دی ہوئی ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ اس کو اچھی طرح سمجھتی ہے مگر غیر مبائعین دوستوں نے "منکرانہ" طریق اختیار کر کے اس مسئلہ میں گڑبڑ ڈال رکھی ہے۔ اگر وہ منکرانہ طریق کو چھوڑ کر سیدھی طرح اس مقام کی تشریح کرتے تو اس سے بڑا فائدہ ہوتا۔ مگر انہوں نے یہ سراسر غلط پراپیگنڈا کر رکھا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی قسم کا نبوت کا کوئی دعوٰے کیا ہی نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ غیر مبائعین دوست بھی آپ کو "امتی نبی" تسلیم کرتے ہیں گو وہ "امتی نبی" کے کچھ بھی معنی کریں۔ اگر یہ دوست غلط بیانی سے احتراز کریں تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو "امتی نبی" کی وضاحتیں کی ہیں ان کو پیش کر کے وہ مخالفین کے اس جھوٹے الزام کا جواب باصواب دے سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل نبوت کا دعوٰے کیا ہے اور امت محمدیہ سے الگ امت بنائی ہے اگر یہ دوست اس ہدایت پر کاربند ہوتے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرمائی ہے تو نہ تو وہ خود الجھنوں میں گرفتار ہوتے اور نہ وہ جماعتِ احمدیہ پر مخالفینِ احمدیت کی الزام تراشی کے موید ہوتے کہ احمدی گویا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا نبی مانتے ہیں جو اپنی نبوت کا ادعا نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل رکھتا ہے۔ یہ غلط رویہ اختیار کر کے غیر مبائعین دوست نہ صرف اس "حق" کو مخفی رہنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ مخالفینِ احمدیت کو احمدیت کے خلاف تقویت دیتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ کچھ دنوں سے مخالفینِ احمدیت احمدیت کے خلاف پھر محاذ گرم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس اشتعال انگیزی کے لئے یہی حربہ ہے کہ وہ احمدیوں پر یہ الزام لگائیں کہ وہ کسی ایسی نبوت کا اجراء مانتے ہیں جو نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بالمقابل ایک نئی امت بناتی ہے۔ یہ لوگ طرح طرح کے فریب کارانہ طریق استعمال کرتے ہیں اور ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے غیر مبائعین دوست ان کے فریب میں آجاتے ہیں اور بجائے اس کے کہ "امتی نبوت" کی وہ تشریحات پیش کریں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف خاصکر اپنے رسالہ ایک غلطی کا ازالہ میں کی ہیں یہ دوست کانٹ چھانٹ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے حوالے پیش کر دیتے ہیں جہاں آپ نے نبوت مستقلہ غیر واسطہ وار سے کھلم کھلا انکار کیا ہے مگر مثلاً ایک غلطی کا ازالہ کا یہ حوالہ ہرگز پیش نہیں کرتے کہ

"اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں پاسکتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے اگر کہو کہ اس کا نام محدّث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کیلئے شارع ہونا شرط نہیں ہے یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں پس میں جبکہ ایک مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جبکہ خود خدا تعالےٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۳-۱۴)

جس قسم کی نبوت کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ادعا ہے وہ تمام ائمۂ اسلام کے نزدیک اسلام میں نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ ہم یہاں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ البتہ اس قدر عرض کر دیتے ہیں کہ غیر مبائعین کے ایک فیلسوف تقریباً سال بھر "پیغامِ صلح" میں یہ ثابت کرنے کے لئے مضامین لکھتے رہے کہ "امتی نبی" ہر نبی کی امت میں ہوتے رہے ہیں۔ انہوں نے خدا جانے کہاں کی اینٹ اور کہاں کا روڑا ان مضامین میں جمع کر دیا مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ نے ان کی تمام عمارت کو گرا کر اینٹوں اور روڑوں کے ڈھیر میں منتقل کر دیا۔ یہ حوالہ ذیل میں پھر نقل کیا جاتا ہے :-

"تیرہ سو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپؐ کی نبوت کی عظمت کے پاس سے نہ کیا اور اس کے بعد اب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جاوے تو اس سے آنحضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا اس واسطے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہر اً بھی بول دیا۔ یہ ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسے آپؐ نے پہلے فرمایا تھا کہ قبروں کی زیارت نہ کیا کرو اور پھر فرمایا کہ اچھا اب کر لیا کرو۔ پہلے منع کرنا بھی حکمت رکھتا تھا کہ لوگوں کے خیالات ابھی تازہ بتازہ بت پرستی سے ہٹے تھے تا وہ پھر اسی عادت کی طرف عود نہ کریں۔ پھر جب دیکھا کہ اب انکے ایمان کمال کو پہنچ گئے ہیں اور کسی قسم کے شرک و بدعت کو ان کے ایمان میں راہ نہیں تو اجازت دے دی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۵۰-۳۵۱)

ہمیں ان سطور کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ پچھلے دنوں ایک مخالفِ احمدیت نے احمدیت پر یہی الزام لگا کر اشتعال انگیزی کی۔ اس پر پیغام صلح نے دیگر باتوں کے علاوہ یہی کہا کہ "جی ہمارا قصور نہیں بلکہ ربوہ والوں کا ہے"۔ اس پر ایک اور دینی قسم کے ہفت روزہ نے جب لکھا کہ جب آپ "نبی" نہیں مانتے تو گلہ کس امر کا کرتے ہیں تو پیغام صلح نے پھر اس کے جواب میں اپنی بات دہرا دی اور نہایت مہربانی کے ساتھ احمدیوں کو مشورہ دے دیا ہے۔ اور اپنی وہی غلط عذر خواہی کر کے پیغام صلح لکھتا ہے :-

"جس حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ کھلا ارشاد ہے کہ :-

چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہیئے کہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔"

اور ان کے موجودہ خلیفہ صاحب بھی کھلی عدالت میں یہ اعتراف کر چکے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا ماننا جزوِ ایمان نہیں تو پھر وہ کیوں ایسے الفاظ استعمال کر کے اور نہ ماننے والوں کو کافر قرار دے کے اسلام میں فتنہ پیدا کرتے ہیں؟"

(پیغام صلح ۲۸ ۴/۶۵ صفحہ ۳)

اس میں جس دسیسہ کاری سے کام لیا گیا ہے وہ ظاہر ہے۔ احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت پر ہمیشہ ہی عامل رہے ہیں اور انہوں نے محض غیر مبائعین کی غلطی دور کرنے کے لئے اگر لکھا ہے تو لکھا ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وضاحت کر دی تھی :-

"نبوت کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سب احمدی حضرت مسیح موعودؑ کو نبی ظلی ہی مانتے ہیں لیکن چونکہ حضرت صاحب کے درجہ کو اس وقت بہت گھٹا کر لکھا جاتا ہے اس لئے مصلحتِ وقت مجبور کرتی ہے کہ آپ کے اصل درجہ سے جماعت کو آگاہ کیا جائے ورنہ اس طرح کے لفظِ نبی کے استعمال کو میں خود بھی پسند نہیں کرتا۔ نہ اس لئے کہ آپ نبی نہ تھے بلکہ اسلئے کہ ایسا نہ ہو کچھ مدت بعد بعض لوگ اس سے نبوتِ مستقلہ کا مفہوم نکال لیں مگر یہ صرف چند روزہ بات ہے اور بطور علاج ہے۔ کیونکہ اس وقت بہت سے احمدی حضرت مسیح موعودؑ کے درجہ سے ناواقف ہیں اور اخبار میں بھی بار بار لکھ دیا جاتا ہے کہ آپؑ آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے کے لئے آئے تھے"

(الفضل ۲ اگست ۱۹۱۴ء نمبر ۲ جلد ۲)

ہم نہایت خلوص کے ساتھ اپنے غیر مبائعین دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ یہ روش جو نفاق ہی سے تعلق رکھتی ہے چھوڑ دیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح موقف دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ مخالفین احمدیت کو احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کا موقع نہ ملے۔ بہترین مصلحت یہی ہے کہ انسان ہر طرح حق کو پیش کرے اور کسی ملامت کرنے والے یا جبر سے ڈرانے والے سے ڈر کر حق کو نہ چھوڑے ہمیں اس میں

(باقی صفحہ ۲ پر)

یوحنا نبی کون تھے؟

صحائف قمران کی روشنی میں

(از مکرم جنید ہاشمی صاحب)

(۲)

برحال جب طیطس نے سرزمین یہودیہ کو فتح کیا تو مقاورس آخری قلعہ تھا جو مفتوح ہوا اور وہ اس طرح کہ رومنوں نے ایک پُرجوش و سرکردہ یہودی الیعذر کو پکڑ کر قلعہ والوں کے سامنے صلیب گاڑ کر دھمکی دی کہ اگر تم نے ہتھیار نہ ڈالے تو ہم اس کو صلیب پر لٹکا دیں گے۔ یہ دیکھ کر قلعہ کے اندر کے تمام یہودی ڈر گئے اور ہتھیار ڈال دیئے۔ رومنوں نے قلعہ والوں کو تو بخش دیا لیکن اس کے اردگرد شہر میں رہنے والے سترہ سو مردوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور عورتوں اور بچوں کو پابجولاں روم لے گئے۔ اور قلعہ کو پیوست زمین کر دیا۔ اسی قلعہ مقاورس کے بالمقابل بحیرۂ مردار کی دوسری طرف صالحین و عابدین کی ایک جماعت دنیا کی ہوا و ہوس سے کنارہ کشی کر کے طاغوتی طاقتوں کے برعکس خدائے وحدت و نور کی عبادت میں شامل ہوگئی۔ ان پاک بازوں نے اپنا معبد ناتراشیدہ سنگ و خشت سے ساحل سے ذرا ہٹ کر بلند و بالا چٹانوں کی اوٹ میں بنایا۔ ان ہی ویران و خشک پہاڑوں کے سینے میں جگہ جگہ سیاہ و تاریک قدرتی غاروں کے دہانے نظر آتے ہیں، جن میں سے صحف اولیٰ دریافت ہوئے ہیں۔ خرابۂ قمران کو پہلے پہل دریافت کرنے والے مشہور ماہر آثار قدیمہ پیر ڈی واؤ (Pre de Vaux) ہیں انہوں نے عمارت معبد کی تحقیق و تفتیش جس محنت و عرق ریزی سے کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی تحقیق کے ساتھ اس زمانے کے تاریخی شواہد اور مستقبل کے کلام الٰہی کی تصدیق سے جو صورت حال منظر عام پر آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں ایک اسرائیلی دیوار کے کچھ حصے کے آثار ہیں جو تقریباً سات سو سال قبل مسیح بنی ہوگی۔ لیکن اس کے بعض تعمیرات و خزائن کا اس سے کچھ تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ بعض تعمیرات ایک سو سال قبل مسیح کی بنی ہوں گی۔ اس مقام سے اتفاقاً [illegible] ق م کے زمانہ کے سکے ملے ہیں۔ اور وہاں کا سلسلہ حسمونیہ (۱۳۵ ق م)

چنانچہ گویا کہ یوحنا نہ آزاد یہودی سلطنت کا ہے اور ہیرود اعظم کی تخت نشینی تک رہا ہے۔ اس کے بعد کے سکے ہیرود آرخیلاس ۴ ق م سے سنہ ۶ ب م سے شروع ہو کر ۶۸ء تک کے ہیں۔ گویا کہ درمیان میں تیس سال کا عرصہ ایسا ہے جس میں یہاں کوئی نہیں رہا یا یہ کہ اس عرصہ میں وہی سکے رائج رہے۔ سکوں کی تبدیلی کی ضرورت پیش نہیں آئی، پھر اس کے بعد ایک بڑا وقفہ ۶۸ء سے ۱۳۲ء تک معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ۱۳۲-۳۶ء کے تین چار سال کے عرصہ کے تیرہ سکے ملے ہیں۔ اس عرصہ میں بیرکوشبا یہودی نے رومنوں کے خلاف علم بغاوت کھڑا کیا۔ پیری ڈی واؤ کا خیال ہے کہ چونکہ یہودی بادشاہوں یوحنا ہرقانس اور الگزنڈر جنائس ۱۳۶ ق م سے ۶۰ ق م تک کے عرصہ میں یہ خانقاہ تعمیر ہوتی ہوگی۔ اور درمیانی عرصہ ۳۷ ق م سے ۴ ق م قبل مسیح میں ایک زبردست زلزلہ کی وجہ سے تعمیر رکی رہی اور لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ زلزلہ کے آثار شگاف کی صورت میں اب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ اور دوبارہ مرمت کے نشان واضح ہیں۔ اس زلزلے کی گواہی رومن مورخ جوزیفس سے بھی ملتی ہے۔ تاہم ۶۸ء میں رومنوں نے اس علاقے میں زبردستی قبضہ کر لیا معبد کی ٹوٹی ہوئی دیواریں نذر آتش کرنے کے نشان اور تیروں کی انیاں ملتی جاتی ہیں گویا رومن جنرل ویسپاسین نے اس جگہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ جوزیفس کہتا ہے کہ اس نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ بحیرہ مردار کا پانی کھاری اور بھاری ہے۔ دس ایسے آدمیوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر سمندر میں پھنکوایا جن کو تیرنا نہیں آتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے دیکھا کہ سب کے سب دوبارہ پانی میں ابھر آئے (زندہ یا مردہ یہ معلوم نہیں ہوتا) اس نے پہلے اس قلعہ کو "قلعہ شکن گاڑی" سے مسمار کیا پھر "شعلہ پھینک تیروں" سے بھسم کر دیا۔ اور تمام بستی کے باسیوں کو تلواروں اور تیروں سے ہلاک کر دیا

رومنوں کی اس فتح سے یہ امر تقریباً ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ۶۸ء عیسوی کے بعد خرابۂ قمران سے دریافت شدہ صحائف اور ان کی نقول نہیں لکھی گئیں۔ رومنوں کے اس حملہ کے ڈر سے تمام صحائف اور قیمتی اشیاء ان غاروں میں چھپا دی گئیں۔ اس بارہ میں عیسائی محققین کی یہ کوشش کہ کچھ صحائف اس زمانے کے بعد لکھے گئے ثابت ہوں بے کار ہے۔ اس معاملہ میں ریڈیو کاربن ٹیسٹ نے وہ عمل جس میں سیکڑوں پیپٹے گئے تھے بتایا گیا ہے کہ یہ سنہ ۱۶۸ ق م سے ۲۳۳ ب م کے عرصہ کی ہیں۔ المختصر یہ کہ قرون اولےٰ کے برگزیدہ نبیوں کے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں اور مبالغہ آمیز قصوں سے ماضی کی دھندلاہٹ صاف ہوتی جاتی ہے اور حقیقت کا صاف و منزہ چہرہ سامنے آتا جاتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"قدیم سے خدا تعالےٰ کی سنت یہ جاری ہے کہ بعض اوقات وہ ایک کامل فوت شدہ کے دنیا میں دوبارہ آنے کی نسبت کسی اہل کشف کے ذریعہ خبر دے دیتا ہے۔ اور اس سے مراد صرف یہ بات ہوتی ہے کہ اس شخص کی طبع اور سیرت پر کوئی شخص پیدا ہوگا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ملاکی نبی نے بھی یہ خبر دی تھی کہ ایلیا نبی جو آسمان پر اٹھایا گیا ہے پھر دنیا میں آئے گا۔ اور جب تک ایلیا دوبارہ دنیا میں نہ آوے تب تک مسیح نہیں آ سکتا۔ اس خبر کے ظاہر الفاظ پر یہود ظاہر پرست اس قدر جم گئے کہ انہوں نے حضرت مسیح کو ان کے ظہور کے وقت قبول نہ کیا۔ اور ہر چند حضرت مسیح نے انہیں کہا کہ ایلیا سے مراد یوحنا زکریا کا بیٹا ہے۔ جو یحییٰ بھی کہلاتا ہے۔ لیکن ان کی نظر تو آسمان پر تھی۔ کہ وہ آسمان سے نازل ہوگا۔ پس اس ظاہر پرستی سے انہوں نے دو نبیوں کا انکار کر دیا۔ یعنی عیسےٰ اور یحییٰ کا۔ اور کہا کہ یہ سچے نبی نہیں ہیں۔ اگر یہ سچے ہوتے۔ تو ان سے پہلے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کتابوں میں خبر دی تھی ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوتا سو یہودی لوگ اب تک آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کب ایلیا نبی اس سے اترتا ہے۔ ان بدنصیبوں کو خبر نہیں کہ ایلیا نبی تو آسمان سے اتر چکا اور مسیح بھی آ چکا۔ افسوس کہ خشک ظاہر پرستی نے کس قدر دنیا کو نقصان پہنچائے ہیں، پھر بھی دنیا نہیں سمجھتی"

(نشان آسمانی)

پھر فرماتے ہیں:-

"آپ لوگ سوچیں اور خوب سوچیں کہ یہ قصہ ایلیا کا مسیح موعود کے قصہ سے کس قدر مشکل ہے۔ اور اس بات کو سمجھ لیں کہ گو مسیح موعود کے پہلے کئی نبی ہوئے مگر کسی نے یہ ظاہر نہ کیا کہ ایلیا سے مراد کوئی دوسرا شخص ہے مسیح کے ظہور کے وقت تک یہود کے تمام فقیہوں اور مولویوں کا اسی پر اتفاق رہا کہ ایلیا نبی پھر دنیا میں آئے گا لیکن آخر کار حضرت مسیح پر خدا تعالےٰ نے یہ راز سربستہ کھول دیا کہ ایلیا نبی دوبارہ نہیں آئے گا بلکہ اس کے آنے سے مراد اس کے ہم صفت کا آنا ہے۔ جو یحییٰ نبی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ پیشگوئیوں میں بہت سے اسرار ہوتے ہیں جو اپنے وقت پر کھلتے ہیں اور بغیر پہنچنے وقت کے بڑے بڑے عارف بھی ان کی اصل حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں

مسیح کہاں کسی نے کہا ہے

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

وکم من علم ترک الاولون للآخرین۔

شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے

"خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا تعالےٰ سے ملا دے انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہیئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہیئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر

دعاؤں اور مال کیساتھ ہاتھ بٹانے کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل سے معلوم ہو چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو چکی ہے بلکہ اب تک بنیادوں سے اوپر کام نکل چکا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اجتماع تک تعمیر مکمل ہو جائے اس لئے سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کے ساتھ اور مال کے ساتھ اس کارِ خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

ہال کی تکمیل کے لئے مزید دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس رقم کی فراہمی کے لئے جہاں ہر خادم پر چندہ لگایا جا رہا ہے وہاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس نیک کام کے لئے "تین سو تیرہ ایسے مخیر اصحاب تیار کئے جائیں جن میں سے ہر ایک کم از کم تین سو تیرہ روپے کی رقم ادا کرے۔ انشاء اللہ ان سب احباب کے نام ایک تاریخی یادگار کے طور پر محفوظ رکھے جائیں گے" تا آنے والی نسلیں جو اس عمارت سے فائدہ اٹھائیں اور مختلف اضلاع و دیار سے یہاں آکر خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کا سبق سیکھیں اور اپنے اسلاف کی نیکیوں کو قائم رکھنے کا عزم لے کر جائیں۔ وہ ان سب احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب خاکسار نے یہ اطلاع دی کہ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو گئی ہے تو حضور نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیں اور اس کے بابرکت ہونے کے متعلق بار بار دعائیہ کلمات ادا فرمائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو احباب صدق دل سے اس تحریک میں حصہ لیں گے اور کم از کم تین سو تیرہ روپے کی رقم اس مد میں عطا فرمائیں گے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور حضور کے غلام کی دعاؤں سے بہت حصہ پائیں گے اور وہ بھی جو اتنی رقم دینے کی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اس کام کی تکمیل کے لئے دعاؤں اور کوششوں سے مدد کریں گے وہ بھی انشاء اللہ دعاؤں سے حصہ لیں گے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ ان تین سو تیرہ افراد میں ایسے خدام کو بھی شامل کیا جائے جو اگرچہ اتنی رقم دینے کی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں گے نیز دوسروں سے چندہ حاصل کرنے میں نمایاں کوشش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خاکسار کی درخواست پر ایک ہزار روپیہ تعمیر کے لئے دینا منظور فرمایا ہے چنانچہ جب سے یہ تجویز زیرِ غور آئی ہے اس میں مندرجہ ذیل وعدے یا وصولیاں ہوئی ہیں:-

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — ایک ہزار روپیہ
۲۔ مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقہ سرگودھا — تین صد تیرہ روپے
۳۔ " عبدالرحیم صاحب پراچہ دو ہزار نقد ادا کر چکے ہیں اور مزید کا وعدہ کیا ہے۔
۴۔ " مبارک محمود صاحب نائب قائد علاقہ لاہور — تین صد تیرہ روپے
۵۔ " مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ — تین صد تیرہ روپے
۶۔ خاکسار مرزا رفیع احمد
۷۔ مکرم شریف احمد صاحب باٹا پور — تین صد تیرہ روپے
۸۔ " چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ "
۹۔ " مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری "

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے ذاتی طور پر عمارتوں سے کوئی دلچسپی نہیں صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کو پورا کرنے کی غرض اور اس خواہش کے تحت کہ یہ عمارت نسلاً بعد نسلٍ نوجوانوں میں پاکبازی، تقویٰ طہارت اور عشق خدا و رسولؐ پیدا کرنے کے لئے ایک مرکزی حیثیت کی حامل اور درس عشق حاصل کرنے کے لئے ایک مدرسہ کے طور پر ہو میں نے اس کام کو شروع کیا ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خود اس کام میں میری مدد فرمائے گا۔ جیسا کہ اس نے پہلے بھی غیر معمولی طور پر فرمائی ہے۔ اور ایسے ذرائع سے رقوم بھجوائی ہیں کہ جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مدد فرمائے گا۔ اور خود لوگوں کے دلوں میں یہ ڈالے گا کہ وہ اپنے خداداد مال میں سے کچھ حصہ اس نیک کام میں دے کر اس کے فضلوں کو اور اس کے غریب بندوں کی دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کریں۔

سب سے آخر میں احباب سے یہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت دے اور اس کی تکمیل کے لئے غیب سے سامان فرمائے اور یہ ساری بنیاد شروع سے آخر تک اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اس کی رضا کے حصول پر مبنی ہو۔ آمین۔

والسلام

مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

سیدنا حضرت صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمت اللہ خان رضی اللہ عنہ سے سبق لینا چاہیئے کہ وہ سنگسار ہو گئے مگر صداقت کو نہیں چھوڑا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ سیاسی قسم کے ہیر پھیر ہمیں نہیں سکھائے گئے ہمیں تو حکم ہوا ہے کہ حق کو دنیا کے سامنے پیش کر دو اور بس۔ اور پھر یہ بھی دیکھئے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوا۔ چنانچہ ملاحظہ المنبر

"ہر چند کہ قادیانیوں کی لاہوری شاخ ربوہ والوں سے بعض امور میں اختلاف رکھتی ہے لیکن جہاں تک مسلمانوں کے خلاف جارحیت کا تعلق ہے اور بحیثیت امت قادیانیوں کا ایک دوسرے سے وابستہ ہونے اور مسلمانوں کے بالمقابل باہمد گر گٹھ کرنے کا تعلق ہے یہ دونوں جماعتیں ایک ہی نوعیت کے جذبات کی حامل ہیں اور وقت آنے پر یہ ہر معاملے میں یکساں پوزیشن میں سامنے آتی ہیں۔"

(المنبر ۲۳ اپریل ۶۵ء صہ)

زندگی دینے محمدؐ کا مسیحا نکلا

— یہ نظم مورخہ ۲۴ اپریل کو جماعت احمدیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ کے تربیتی جلسہ میں پڑھی گئی۔

لوگ جھوٹا جسے کہتے تھے وہ سچا نکلا
لوگ ادنیٰ جسے سمجھے تھے وہ اعلیٰ نکلا

موت کے منہ میں تڑپتے ہوئے انسانوں کو
زندگی دینے محمدؐ کا مسیحا نکلا

ہم نے سمجھا ہے اُسے صاحبِ اعجاز و کمال
اس اندھیرے میں جو لے کر یدِ بیضا نکلا

ہم نے رکھی ہے ترے دار و رسن کی توقیر
جان دینے کو ہمارا دلِ شیدا نکلا

عقل جب آئی ہے انبوہ براہیں لے کر
عشق میدان میں جب نکلا ہے تنہا نکلا

کس کی ہمت تھی مقابل کوئی اس کے آتا
کانپ اُٹھا کفر وہ جب شیرِ خدا کا نکلا

اکبر حمیدی

حضرت مولوی عبد الحق صاحب بدوملہوی رضی اللہ عنہ

کا

ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبلّغ گیمبیا)

قسط نمبر ۲

دعائیں

باوجود گھوڑی گھر میں ہر وقت موجود رہنے کے پھر بھی آپ پیدل سفر کو زیادہ پسند کرتے۔ فرماتے گھوڑی پر مَیں تھک جاتا ہوں۔ بدن دُکھنے لگ جاتا ہے۔ پیدل سفر بیس تیس ۲۰-۳۰ میل سے آپ نہ تھکتے۔ بدوملہی سے گوجرانوالہ پیدل تو پاکستان بننے کے بعد بھی کئی دفعہ کیا۔ ۱۹۱۶ء کے بعد ۱۹۴۷ء تک اکثر دفعہ آپ کو بھٹہ کے کاروبار میں اردگرد کے احباب سے عارضی طور پر کچھ دنوں کے لئے کوئی رقم لینے کے لئے جانا پڑتا۔ یا اپنی بیچی ہوئی اینٹوں کی رقوم حاصل کرنے کے لئے جانا پڑتا۔ تو آپ کا معمول یہ ہوتا کہ گاؤں سے باہر نکلتے ہی دُعاء شروع کر دیتے اور ہر قسم کی بہتری کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی ضرورت کی خاطر بھی دُعاء کرتے جاتے بعض اوقات ناواقف مرد، جوان لڑکے۔ عورتیں راستہ میں آپ کو روتا دیکھکر حیران ہوتے۔ بعض پوچھ بھی لیتے "بابا کیوں روتا ہے؟" تو فرما دیتے اللہ کے آگے روتا ہوں۔ اللہ سے کچھ مانگتا ہوں۔ کوئی اور بات نہیں ہے۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی یا اُردو شعروں کی صورت میں بھی دُعاء کرتے ہوئے اکثر سُنا گیا۔

تین چار سال ہوئے کہ ہر کی تکلیف ہو گئی تو ساری کا ساری رات جاگتے۔ دعائیہ اشعار اور قرآنی دعائیں اور درود شریف پڑھتے رہتے۔

مستجاب الدعوات بزرگ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستجاب الدعوات تھے۔ اور خوابیں بھی سچی دیکھتے تھے۔ مگر کبھی نہیں سُنا گیا کہ آپ نے کبھی اہتمام سے کوئی خواب مفصل بتائی ہو۔ کسی کام سے قبل یا کسی کام کے بعد ہی فرمایا ہو کہ مَیں نے ایسے دیکھا تھا۔ ہاں یہ ضرور ہوا کہ چند دن دعاء کے بعد جب کسی کے لئے دعاء کی اس کے پوچھنے پر مختصراً کہہ دیا "کام ہو جاوے گا"۔ اگر کسی نے اصرار کرنا تو صاف کہدینا "بس اور نہ پوچھو"۔

اکثر آپ کی زبان پر یہ نقرہ ہوتا "خدا داری چہ غم داری" اور دوسرے کو تسلّی اسی فقرے سے دیتے۔

کئی دفعہ فرمایا کہ مجھے یاد نہیں کہ مَیں نے دعاء کی ہو اور وہ نہ سُنی گئی ہو۔ مَیں نے ایک دفعہ پوچھا (بڑے تعجب سے کیونکہ وہ مالک ہے ہم حقیر غلام ہیں۔ اُس کی مرضی ہو تو قبول کرے مرضی ہو تو قبول نہ کرے) یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کی ساری دعائیں ہی قبول ہو جاویں۔ تو فرمایا "دوسری تیسری دفعہ دعاء کرنے پر قبض ہو جاتی ہے تو دل کہہ دیتا ہے یہ دعاء قبول نہ ہو گی۔ پھر چھوڑ دیتا ہوں"۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ جس جس دعاء کے لئے شرح صدر ہو جاتا ہے موقع مل جاتا ہے وہی دُعا مراد ہے۔ کہ دعاء کرتا ہوں تو قبول ہو جاتی ہے۔

مزاح

ایک دفعہ کسی سے مذہبی گفتگو ہو رہی تھی۔ مخالف مولوی نے کہدیا "مَیں مولوی فاضل ہوں"۔ آپ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "مَیں مولوی فاضل کا باپ ہوں"۔

اسی قسم کے مزاح کے ساتھ آپ تبلیغ بھی کرتے تھے۔ بھٹے کے کاروبار میں اینٹیں پاتھنے کا کام گاؤں کے عیسائی کیا کرتے تھے کسی عیسائی نے اپنی بیماری یا بچے کی بیماری کا ذکر کر کے کام سے رخصت چاہی کہ دوائی لاؤں گا تو آپ فرما دیتے۔ دوائی لا کر تم خود پی لینا تمہارے بچے کو آرام آ جائے گا۔ یا فرماتے میں تمہاری جگہ جا کر دوائی پی آتا ہوں۔ جاؤ کام کرو۔ آرام آ جائے گا۔ تو وہ کہتا میاں جی! یہ کیسے؟ دوائی تم پیو آرام مجھے آ جائے۔ تو آپ فرماتے تمہارا یہی تو اعتقاد ہے کہ تمہارے گناہوں کے بدلے یسوع مسیح نے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیا اور سُولی پر مر گئے اب تمہیں کوئی سزا نہیں۔ تو مَیں تمہاری بیماری پر دوائی پی لیتا ہوں۔ تمہیں بیماری سے آرام آنا چاہیئے۔

دوسروں کی عزّت

دوسروں کی عزت کرنا۔ ادب سے یاد کرنا۔ چھوٹا بھی ہو تو اسے ادب سے پکارنا یہ آپ کی عادت تھی۔ ہمیں بھی ہر وقت اسی کی تلقین کرتے تھے۔ کبھی کسی وقت ہماری زبان سے خلافِ ادب کسی کا نام نکل جائے تو ناراض ہوتے۔

مناظرہ میں استہزاء سے نفرت

ایک روز پادری عبد الحق سے بدوملہی میں مجھے مناظرے کا اتفاق ہوا۔ مجھے علیحدہ بلا کر کہا آج کل مناظروں میں اِستہزاء بہت ہو رہا ہے۔ مَیں اس کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔ ایسا ہرگز نہ ہو۔

۱۹۲۶ء میں موہاوہ میں جو بدوملہی سے مغرب دکھن ۱۵ میل ہے مناظرہ ہوا۔ مَیں اُس وقت بھی اباجی کی موجودگی کی وجہ سے خاموش رہا۔ اُس وقت بھی اباجی کو اکثر مخالفوں نے بھی مبارک باد دی۔ اور آپ نے میرے لئے بڑی ہی دعا کی۔ ۲۴/۲۵ سال کی عمر۔ مخالفوں کے گندے اعتراضوں سے طبیعت جوش میں آ جاتی تھی اور ترکی بہ ترکی جواب دینا پڑتا تھا۔ مگر اباجی سخت ناراض ہوتے اور یہی فرماتے "عارضی فائدہ کو حاصل کرتے ہو! اور مستقل فائدے کو چھوڑتے ہو"۔ "اگر تیزی نہ دکھائی جائے اور صبر کیا جاوے تو دیر پا اثر ہوتا ہے۔ اور لوگ بعد میں خود ہی شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور مولوی کی مذمّت کرتے ہیں"۔

صداقت شعاری اور صبر

اپنے حقوق تلف ہو جاتے مگر مقدمات نہ کرتے۔ دوسروں کو بھی روکتے کہ حتی الوسع عدالت میں نہ جاؤ۔ گھر میں معاملہ سُلجھا لو۔ کیونکہ عدالت میں جانے سے روپیہ بھی برباد اور ایمان بھی برباد اور پھر دشمنی بڑھ جاتی ہے۔ اپنے معاملہ میں نقصان اُٹھا لیتے مگر مقدمہ کی طرح نہ ڈالتے۔ باوجود ان احتیاطوں کے دو دفعہ آپ کو ضروری طور پر مقدمہ کرنا پڑا۔ ایک میں آپ مدعا علیہ تھے اور دوسرے میں مدعی۔ جس مقدمہ میں آپ مدعی تھے مقدمہ خارج ہو گیا۔ حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ دوسری عدالت میں مشیرِ قانونی تھے۔ انہوں نے بڑا منع کیا کہ عبد الحق اپیل نہ کرو۔ آپ نے کہا۔ آپ اپیل لکھدیں پیش نہ ہوں۔ مجھے اپنی صداقت پر یقین ہے میں انشاء اللہ کامیاب ہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مقدمہ ہمارے حق میں ہو گیا۔ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہاری صداقت شعاری کام آئی۔ مگر اب اس ڈگری کا مطالبہ کچھ مدت بعد مدعا علیہ کے گھر جا کر محبت اور نرمی سے کرنا"۔ وہ پسرور شہر کا بڑا مالدار ٹھیکیدار تھا۔ چنانچہ چھ ماہ بعد اُس کے گھر جا کر ڈگری کی رقم لے آئے۔

قادیان میں جون جولائی ۱۹۴۷ء میں اپنی چار دوکانیں بنائی تھیں۔ دو دکانوں کے کلیم کی اجازت سُن کر کلیم دے دیا۔ جب اُس کی سماعت کی باری آئی تو فرمایا۔ "جاؤ جا کر دست برداری دے آؤ۔ جب مکانات کا بدلہ نہیں لیا تو دکانوں کا بھی نہ لو سبھی خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہے۔ اور بھی دے گا۔ اِن دو دکانوں کی خاطر بھی گواہی کے لئے کس کس کی منت و خوشامد کرو گے۔ اور کیا کچھ خرچ کرو گے؟ اتنا ہی خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دو"۔ سو مَیں چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب ایڈووکیٹ کو ساتھ لے جا کر جھنگ میں دست برداری لکھ کر دے آیا۔ واقعی خدا تعالیٰ نے اُن کی جائیداد کو بھی قیمتی کر دیا۔ اور مجھے بھی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے تین چار سال بعد ربوہ میں تین پلاٹ حاصل کرنے کی توفیق دے کر دو مکان بنوا دئے بلکہ میری بیٹیوں اور میرے بیٹے کے تین مکان اپنے ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

(باقی)

اسباب پرستی بھی شرک ہے

"مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا ہے۔ کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا۔ اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا......... اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں پیشہ وغیرہ تو در کنار۔ پانی۔ ہوا۔ غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدارِ زندگی ہے یہ بھی انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اسلئے جب انسان پانی پیئے تو اُسے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے۔ ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا۔ اُس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم۔ ص ۳۱۶)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کریں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۳۴۵۔ محترم ماسٹر نقیر اللہ صاحب سابق افسر امانت تحریک جدید ربوہ ۔ ۔۔ ۔ ۳۰۰ روپے
۳۴۶۔ مکرم الحاج شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودہا ۔ ۔۔ ۔ ۳۰۰ "
۳۴۷۔ " جمعدار عبدالرحیم صاحب پنشنر فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خاں (سندھ) ۔۔ ۔ ۳۰۰ "
۳۴۸۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد سعد الدین صاحب کھوکھر کراچی ۔ ۔۔ ۔ ۳۱۰ "
۳۴۹۔ " راجن بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر فیروز الدین صاحب کراچی ۔۔ ۔ ۳۰۰ "

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اطفال اور والدین

مجالس اطفال الاحمدیہ کے علاوہ احمدی والدین پر اپنے بچوں کے معاملہ میں بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔ یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انھیں آوارہ ہونے دیا جاتا ہے۔"

حضور کے اس اقتباس کو پڑھ کر آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں میں جلسہ تقسیم انعامات

مورخہ ۲-۴-۶۵ بروز جمعۃ المبارک تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں کے سالانہ نتائج اور تقسیم انعامات کے لئے ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کھاریاں کے بہت سے معززین شامل ہوئے۔ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سلطان احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور منیر احمد صاحب منور نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے حسب ہدایت مینیجر صاحب مدرسہ ہذا اسکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کیا۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے اور صدارتی خطاب میں انعام پانے والے طلباء کو مبارکباد پیش کی اور مزید ترقی اور محنت کے بارے میں خاص طور پر تلقین کی۔ (عبداللطیف اسلم۔ سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں ضلع گجرات)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۶-۴-۶۵ کو بعد نماز جمعہ مکرم مولانا شمس صاحب نے میری والدہ مرحومہ زوجہ قاضی محمد شفیع صاحب عباسی گوجرانوالہ کا نماز جنازہ پڑھا۔ بوجہ موصی ہونے کے انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ میری والدہ مرحومہ ۱۹۶۲ء میں لاہور چھاؤنی میں فوت ہوئیں اور وہیں عارضی طور پر بطور امانت دفن کی گئی تھیں۔ نہایت نیک۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ مہمان نواز اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مظفر حسین عباسی۔ ملٹری فارم۔ اوکاڑہ)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کیلئے چار صد روپیہ کا عطیہ

احباب جانتے ہیں۔ کہ تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں بعض ایسے نادار طلباء بھی ہیں۔ جن کا گزارہ نہایت معمولی زمینداری پر چل رہا ہے۔ اور جن کے پاس فیس کی استطاعت بھی نہیں۔ ایسے طلباء کی اعانت کے لئے وقتاً فوقتاً احباب امداد فرماتے رہتے ہیں۔ اب اسی سلسلے میں جناب چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی نے اپنے صاحبزادے کے نکاح کے موقعہ پر دو غریب طلباء کے لئے مبلغ چار صد روپیہ کی رقم غریب طلباء کی تعلیم کے لئے ادا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عمر و دولت میں برکت عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(پرنسپل تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کی نائٹ کلاس

۲۵ر اپریل ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مغرب مکرم میاں محمد بشیر صاحب علی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کی نائٹ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک کام کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر)

ماہنامہ الفرقان کا مسیح موعودؑ نمبر

احباب فریق لاہور کے لئے نادر تحفہ

رسالہ الفرقان کا خاص نمبر "مسیح موعودؑ نمبر" (مئی اور جون کا مشترکہ رسالہ) مورخہ ۲۶ر مئی کو ڈاک میں پوسٹ ہو رہا ہے۔ اس نمبر میں حضرت مسیح موعودؑ کے مقام اور کام کے متعلق نہایت ٹھوس مقالہ جات شائع ہیں۔ مسئلہ نبوت اور خلافت نیز دیگر اختلافی مسائل پر بھی سیر حاصل بحث ہے تاریخی نقطہ نظر سے بھی یہ جامع نمبر ہے۔ محترم مرزا طاہر احمد صاحب کے علاوہ دوسرے اہل قلم کے بھی اہم مضامین شامل اشاعت ہیں۔

یہ نمبر یکصد صفحات پر مشتمل ہے قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہے۔ غیر مبائعین کے لئے نادر تحفہ ہے۔ اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر مطلع فرما دیں۔

(خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری۔ مدیر)

یوم مسیح موعودؑ کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات سے بھی یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں کی طرف سے جلسے منعقد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ان جلسوں کی تفصیلی روئیداد بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکے گی۔

سمندری ضلع لائل پور۔ حیدر آباد (سندھ) گوجرانوالہ۔ رحمان آباد ضلع نواب شاہ۔ ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ چنیوٹ۔ منٹگمری۔ ایبٹ آباد۔ مدیاں بیٹیاں۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۲۳ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے:۔

"محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبداللطیف صاحب آف تلونڈی صوبہ خاں نمبردار نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ"

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۔ ۶ مئی ۔ جنوبی امریکہ کی ریاست سلوا ڈور میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں ۳۰ افراد ہلاک اور ۳ سو شدید مجروح ہو گئے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق اس قیامت خیز زلزلہ سے ۴ ہزار مکان منہدم ہو گئے۔ امدادی پارٹیاں موقع پر پہنچ گئیں اور ملبہ کے نیچے دبے ہوئے افراد کی نعشیں نکالی جا رہی ہیں۔ غیر سرکاری اطلاع کے مطابق جانی اور مالی نقصان کا اندازہ بہت زیادہ بتایا جا رہا ہے۔ واشنگٹن میں سلوا ڈور کے سفارتخانہ کے حکام کے مطابق اس تباہی خیز زلزلہ میں مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ سر دست ۳۴ افراد کی نعشیں نکال لی گئی ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق زلزلہ سے سلوا ڈور کے ہوائی اڈے کو بھی زبردست نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے کل صبح ہوائی اڈے پر کوئی طیارہ نہ اتر سکا۔ کل نیویارک میں زلزلے کے جھٹکے ریکارڈ کئے گئے اور بتایا گیا تھا کہ زلزلے کا مرکز نیویارک سے تقریباً چار سو میل وسطی امریکہ میں ہے۔

سلوا ڈور میں امریکی سفارت خانے نے بھی ان اطلاعات کی تصدیق کی ہے کہ کل صبح سلوا ڈور میں خوفناک زلزلہ آیا تھا جس سے چار ہزار مکانات منہدم ہوگئے۔ زلزلہ اس وقت آیا جب لوگ ناشتہ سے فارغ ہو کر اپنے کاروبار پر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق سلوا ڈور اور امریکہ کے درمیان مواصلات کا نظام معطل ہو گیا ہے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق سب سے زیادہ نقصان سینٹو ٹامس اور کان مرکوس کے شہروں میں ہوا ہے۔

٭ کراچی ۵ مئی ۔ بھارتی حکومت نے پاکستان کی سرحدوں پر فوجوں کے اجتماع کا جواز پیدا کرنے کے لئے پاکستان میں جنگی تیاریوں کا جو بے بنیاد پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے اس سے بھارت کے تمام سرحدی علاقوں اور خاص طور پر مشرقی پنجاب میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور سرحدی دیہات کے کسان گندم کی نئی فصل اونے پونے بیچ کر اندرون ملک کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کل بھارتی وزیر خوراک نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ حکومت نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مشرقی پنجاب میں کسانوں سے تمام گندم خرید لینے کا فیصلہ کیا ہے اور کسانوں کو مالی بحران سے بچانے کے لئے ۱۰ لاکھ ٹن گندم خریدنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

٭ راولپنڈی ۵ مئی ۔ صدر ایوب خان نے رن کچھ میں بہادری کے جوہر دکھانے پر دو پاکستانی مجاہدوں بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ اور کرنل نادر پرویز کو اعزازات عطا کئے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں مجاہدوں نے بیار بیٹ بھارتی فوجوں سے واپس لینے کی کارروائی میں بہادری کے جوہر دکھائے ہیں جس پر بریگیڈیئر افتخار کو ہلال جرأت اور کرنل نادر پرویز کو ستارہ جرأت کا اعزاز دیا گیا ہے۔

ولادت

۱۔ برادرم محمود احمد صاحب ولد چوہدری غلام احمد صاحب اکاؤنٹنٹ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور کو مورخہ ۶۵/۴/۲۴ بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(گیانی عباد اللہ ۔ مینیجر الفضل ربوہ)

۲۔ مورخہ ۶۵/۴/۲۶ بروز سوموار سعد بن ظریف صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام صہیب رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کی ٹھنڈک اور خادم سلسلہ بنائے۔

(محمد اشرف ناصر ۔ مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان)

تقریب رخصتانہ

برادرم مبارک احمد صاحب لون بی اے حال بریڈ فورڈ انگلستان ابن مکرم مولوی عبدالکریم صاحب فاضل نائب امیر جماعت احمدیہ جہلم کا نکاح عزیزہ امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبدالحی صاحب بٹ سپلائی منیجر شاہ نواز لمیٹڈ راولپنڈی سے بعوض نو ہزار روپیہ حق مہر ۶۴/۳/۲۳ کو مسجد احمدیہ راولپنڈی میں اعلان ہوا تھا۔ مورخہ ۶۵/۴/۲۵ کو برات جہلم سے بذریعہ بس سیالکوٹ روانہ ہوئی۔ اسی دن مغرب کے قریب برات واپس آگئی۔ اگلے دن ۶۵/۴/۲۶ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں غیر از جماعت کو بھی مدعو کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تعلق کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ عالیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ مشن محلہ نمبر ۳ ۔ جہلم)

انتہائی کوشش کریں کہ ہمارے لازمی چندہ جات پچیس لاکھ سے اوپر نکل جائیں

احباب جماعت کے نام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ــــــ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

احباب جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت نے نہایت ہی فہیم بنایا اور علوم ظاہری و باطنی سے آپ کو پُر کیا ہے۔ ایک عرصہ ہوا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ فرمایا تھا کہ جماعت اب اس قدر مالی طاقت رکھتی ہے کہ اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور پوری تندہی سے ان ذمہ داریوں کو نباہے تو ہمارے لازمی چندے پچیس لاکھ سے بڑھ سکتے ہیں مگر مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے جماعت کے ایک حصہ نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اس میں شک نہیں کہ مالی سال ۶۵-۱۹۶۴ء میں جماعتی چندوں میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ ہوا ہے لیکن ابھی تک مالی قربانی میں جماعت اس مقام تک نہیں پہنچی جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پس آپ کی خدمت میں میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ:-

اوّل - آپ اور ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار کے ساتھ اس دعا میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے کیونکہ بظاہر اس کی راہ میں مال دے دینا کافی نہیں ہے جب تک ہمارا آقا ہمارا رب (تعالیٰ اللّٰہ الملک الحق) ہماری ان قربانیوں کو قبولیت کا شرف نہ بخشے۔

دوسرے میں یہ درخواست کروں گا کہ سال رواں میں جو یکم مئی ۱۹۶۵ء سے شروع ہو چکا ہے آپ انتہائی کوشش کریں اور دعاؤں کے ساتھ ہر ممکن تدبیر اختیار کریں کہ ہماری مالی قربانیاں، ہمارے لازمی چندہ جات پچیس لاکھ سے اوپر نکل جائیں تا مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی فراست ہمارے خلاف یہ گواہی نہ دے کہ اشاعت اسلام اور استحکام دین کے لئے ہم نے اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق قربانیاں نہ دیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری غفلتوں کو معاف فرمائے۔ ہماری کمزوریوں کو دور کرے اور محض اپنے فضل اور احسان سے ہمیں یہ توفیق بخشے کہ ہم اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مالی و جانی قربانی پیش کر سکیں۔ پھر ہم پر وہ یہ فضل بھی فرمائے کہ اس حقیر پیشکش کو قبول فرماتے ہوئے وہ ہم سے راضی ہو جائے اور اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازتا رہے اور بے اختیار ہمارے دل سے نکلے۔

قربان تست جان من اے یار محسنم ؎ با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا ناصر احمد
صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان
۳ رمئی ۱۹۶۵ء

مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کا اجتماع

بھارتی فوجیں سرحد سے ۲۰۰ سو گز کے فاصلے پر خندقیں کھود رہی ہیں

ڈھاکہ ۶ رمئی۔ بھارت نے مغربی بنگال میں مشرقی پاکستان کی سرحدوں کے ساتھ بھاری تعداد میں فوجیں اور جنگی اسلحہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ بھارتی فوجیں بڑی تیزی سے خندقیں کھود رہی ہیں اور سرحد کے ساتھ مورچے قائم کئے جا رہے ہیں۔

وزارت خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجیں مشرقی پاکستان کے ضلع جیسور میں پاکستان کے سرحدی گاؤں سے صرف دو سو گز کے فاصلے پر ۲۴ پرگنہ میں جمع ہو رہی ہیں۔ بھارتی فوج کی بکتر بند اور بھاری فوجی گاڑیوں کی تیز نقل و حرکت بھی دیکھی گئی ہے۔

بھارتی فوجوں کے قیام کے سلسلہ میں مغربی بنگال کے سب ڈویژن ۲۴ پرگنہ میں متعدد ڈاک بنگلے، کالج اور سکول خالی کرا دیئے گئے ہیں۔ جہاں فوجوں کو ٹھہرایا جا رہا ہے۔

ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارت نہایت تیزی سے مغربی بنگال میں مشرقی پاکستان کی سرحدوں

پاکستان ویٹ نام میں سیٹو کی مداخلت کی حمایت نہیں کر سکتا

کشیدگی کی ذمہ داری چین پر عائد نہیں ہوتی (بھٹو)

لندن ۶ رمئی۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سیٹو کی وزارتی کونسل میں ویٹ نام کے سوال پر پاکستان کے اختلافی نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ویٹ نام کو ایک سیاسی مسئلہ سمجھتا ہے اور ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ اس مسئلہ کو سیاسی طور پر ہی حل کیا جائے۔ ہمارے نزدیک یہ سیاسی مسئلہ جنگ سے حل نہیں ہو سکتا۔

مسٹر بھٹو نے کہا پاکستان یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ آئندہ سیٹو کے اجلاس میں باقاعدہ وفد کی بجائے صرف مبصر کے ذریعہ شرکت کی جائے لیکن امن اور جنگ کے سوال پر پاکستان اپنے مخصوص نقطہ نظر سے دست بردار نہیں ہوگا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ کونسل کے اجلاس میں اختلافات کی نوعیت صرف یہ تھی کہ مسئلہ کو حل کس طرح کیا جائے ہم جس طرح اپنا یہ حق سمجھتے ہیں کہ اپنے حلیفوں کو اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کریں اور اسے منوانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ان کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا حق پہنچتا ہے اور ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہیں ویٹ نام کے معاملہ میں ہمارا پہلا موقف تو یہ ہے کہ چین کو اس معاملہ میں فریق نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اصل جھگڑا شمالی اور جنوبی ویٹ نام کے درمیان ہے۔ اس لئے چین کو اس لڑائی اور کشیدگی کا ذمہ دار ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۴

پر فوج جمع کر رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ جنگ کی تیاری کر رہا ہے

واضح رہے کہ رن کچھ میں ذلت آمیز شکست کے بعد بھارتی رہنما یہ دھمکی دے چکے ہیں کہ وہ پاکستان کے خلاف اپنی مرضی کے محاذ پر جنگ کریں گے اور پارلیمنٹ میں بعض لیڈروں کی جانب سے مشرقی پاکستان پر حملے کا مطالبہ کیا جا چکا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴